ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
دسمبر 2016ء

عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

رسول اللہ ﷺ کا خلقِ سخاوت اور جود و کرم

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام تنظیمی و تربیتی کیمپ 2016ء

منہاج القرآن ویمن لیگ ٹیکسلا کے زیر اہتمام سیدہ زینبؓ کانفرنس

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام سیدہ زینبؓ کانفرنس

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 23 شمارہ: 12 ربیع اوّل ۱۴۳۸ھ/ دسمبر 2016ء

زیرِسرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
نور اللہ صدیقی
فرح ناز

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصر اللہ
راضیہ نوید

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

فہرس

اداریہ۔۔(25 دسمبر۔۔یومِ قائداعظم۔۔تجدیدِ عہد کا دن)		5
عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب	علامہ محمد حسین آزاد	7
رسول اللہ ﷺ کا خلقِ سخاوت	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	16
میٹھا میٹھا ہے میرے محمد کا نام	محمد احمد طاہر	21
گلدستہ	نازیہ عبدالستار	26
الفیوضات المحمدیہ		28
تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		29

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، امریکہ: 15 ڈالر، مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ 35/- روپے

سالانہ خریداری 350/- روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

﴿فرمان الٰہی﴾

اِنَّ اللّٰہَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُؤۡلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمۡ فِیۡهَا حَرِیۡرٌ. وَهُدُوۡۤا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ ۚ وَهُدُوۡۤا اِلٰی صِرَاطِ الۡحَمِیۡدِ. اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ الَّذِیۡ جَعَلۡنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِالۡعَاکِفُ فِیۡهِ وَالۡبَادِ ؕ وَمَنۡ یُّرِدۡ فِیۡهِ بِاِلۡحَادٍۭ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ. (الحج، ۲۲: ۲۳. ۲۵)

’’بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، اور وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا۔ اور انہیں (دنیا میں) پاکیزہ قول کی ہدایت کی گئی اور انہیں (اسلام کے) پسندیدہ راستہ کی طرف رہنمائی کی گئی۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور (دوسروں کو) اللہ کی راہ سے اور اس مسجدِ حرام (کعبۃ اللہ) سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں بنایا ہے اس میں وہاں کے باسی اور پردیسی (میں کوئی فرق نہیں)، اور جو شخص اس میں ناحق طریقہ سے کج روی (یعنی مقررہ حدود و حقوق کی خلاف ورزی) کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عَنۡ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا دَنَوۡتُ مِنۡ نَبِيِّكُمۡ ﷺ فِي صَلَاةٍ مَكۡتُوبَةٍ أَوۡ تَطَوُّعٍ إِلَّا سَمِعۡتُهُ يَدۡعُوۡ بِهَؤُلَاءِ الۡكَلِمَاتِ الدَّعۡوَاتِ لَا يَزِيۡدُ فِيۡهِنَّ وَلَا يَنۡقُصُ مِنۡهُنَّ: اللَّهُمَّ اغۡفِرۡلِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ اللَّهُمَّ أَنۡعِشۡنِي وَاجۡبُرۡنِي وَاهۡدِنِي لِصَالِحِ الۡأَعۡمَالِ وَالۡأَخۡلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهۡدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصۡرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنۡتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيۡلَمِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ ثِقَاتٍ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کمی (وہ کلمات یہ ہیں:) اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں فرماتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے‘‘۔

(المنهاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۳۴۵، ۳۴۶)

حمد باری تعالیٰ

انجمن در انجمن ہے جلوہ آرائی تری
ہم بھی سودائی ترے، دنیا بھی سودائی تری

مالک قدر و قضا تو ہے ازل سے تا ابد
انفس و آفاق پر قائم ہے دارائی تری

تیری حکمت کا مُرقع یہ جہانِ رنگ و بو
پتے پتے پر ہویدا خامہ فرسائی تری

بحرو بر، کوہ، کمر، برگ، شجر، شمس و قمر
کتنے جلوؤں کی ہے مظہر جلوہ آرائی تری

روح تازہ ہوگئی جب نام تیرا لے لیا
ہوگیا دل میں چراغاں یاد جب آئی تری

اے خوشادہ میہمانی عرش پر
اے وہ اپنے خاص بندے کی پذیرائی تری

ہم نے کی جب بندگی تو سب سے اشراف ہوگئے
اللہ اللہ کیسی رحمت ہے جبیں سائی تری

ہے وہی دانائے اسرار و رموز آب و گل
جس کو حاصل ہوگئی یارب شناسائی تری

افسؔر عاصی کا ایماں ہے تری توحید پر
گو ورائے فہم انسانی ہے یکتائی تری

(افسؔر ماہ پوری)

نعت رسول مقبول ﷺ

خیرہ نظر ہو دیکھے جو اس ماہتابؐ کو
اللہ جانے شان رسالت مآبؐ کو

اے رحمتِ تمام کرم کا سوال ہے
سونپے ہیں اختیار خدا نے جنابؐ کو

مجھ کو یقین ہے ترے لطفِ عمیم پر
میں جانتا نہیں ہوں گناہ و ثواب کو

تارِ نفس نہ ٹوٹے اسی انتظار میں
میرے کریم اب تو اٹھا دو حجاب کو

واقف نہیں ہوں مسجد و مکتب کے علم سے
پڑھتا ہوں روز و شب ترے رخ کی کتاب کو

حق نے کہا غلام ہے میرے حبیبؐ کا
چھوڑو فرشتو اس کے حساب و کتاب کو

میری نظر میں ذرے ہیں اس رہگزار کے
کیسے نظر میں لاؤں کسی آفتاب کو

قسمت جو یاوری کرے بن جاؤں گردِ راہ
پھر قطب چومتا چلوں ان کی رکاب کو

(خواجہ غلام قطب الدین فریدی)

خواب

فرموداتِ علامہ اقبالؒ

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوۂ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے؟

(کلیات اقبال: ارمغانِ حجاز، ص1114)

تعبیر

ارشاداتِ قائداعظمؒ

میری خواہش ہے کہ پاکستان عالمی منڈیوں میں معیار اور عمدگی کی مثال کی حیثیت سے مانا جائے۔ خدا کرے آپ ایک سچے پاکستانی کی حیثیت سے پاکستان کی تعمیر نو کریں اور اسے اقوام عالم کی صف میں طاقتور اور شاندار مقام دلائیں۔

(کراچی چیمبر آف کامرس سے خطاب، کراچی 27 اپریل 1948)

تکمیل

افکارِ شیخ الاسلام مدظلہ

حالات کو بدلنے، اپنی محرومیوں کو خوشحالی میں ڈھالنے، معاشرے میں حقیقی تبدیلی لانے اور اپنے حقوق کے حصول کے لئے اس فرمان خداوندی کی روشنی میں انسان کو خود جرات و بہادری کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ کوئی دوسری مخلوق آ کر ہمیں محرومیوں سے نجات دلائے، ہمیں ہمارے حقوق دلوائے اور ہمارے معاشرے کو جنت نظیر بنائے۔ اگر انسان اپنے اردگرد کے حالات و واقعات سے مایوس ہوکر بیٹھ جائے اور خاموشی سے ظلم سہتا اور ظلم ہوتا دیکھتا رہے تو یہ عمل اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی اور عذاب الٰہی کے نزول کا باعث ہے۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی، بعنوان پاکستان اور حقیقی جمہوریت، ماہنامہ، ستمبر 2016ء)

25 دسمبر۔۔ یومِ قائداعظم۔۔ تجدیدِ عہد کا دن

قائداعظم محمد علی جناح کو ان کی ان تھک محنت و کاوش اصول پسندی ،مستقل مزاجی ،فرض شناسی اور ایمان داری کی وجہ سے پاکستان کا پہلا گورنر جنرل بنایا گیا۔اس عہدے پر سرفرازی ،قائد کی بے لوث خدمات کا اعتراف تھا۔ کیونکہ صرف جناح کی قیادت اور درخشندہ شخصیت ہی مسلمانوں کو مطمئن و متحرک کر سکتی تھی۔بحیثیت گورنر جنرل قائداعظم کی شخصیت بے مثل تھی ان کی حیثیت مروجہ طرز حکومت میں محض ایک روایتی سربراہ مملکت کی نہیں تھی، بلکہ انہیں وہ حیثیت حاصل تھی جو کہ بانی پاکستان اور بابائے قوم کے لیے وقف تھی۔ ایسی شخصیت جنھیں نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی مانتے تھے۔قائداعظم کے کارناموں اور تاریخی کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے اسٹینلے والبرٹ نے تحریر کیا کہ ’’چند افراد نے تاریخ کے دھارے کو بدلنے کی نمایاں کوشش کی اور دنیا کا نقشہ تبدیل کیا،لیکن شائد ہی کسی رہنما کو قومی ریاست قائم کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہو یہ کارنامہ محمد علی جناح نے سرانجام دیا‘‘۔

محمد علی جناح نے یہ تینوں کارنامے انجام دیے۔قائداعظم ایک ہمہ گیر سیاسی رہنما تھے یہ ان کی سچی اور پرخلوص جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ بے شمار دشواریوں اور رکاوٹوں کے باوجود ایک مقتدر مملکت پاکستان وجود میں آئی۔ قائداعظم پاکستان کو مضبوط و مستحکم ،ترقی یافتہ اور خود کفیل بنانا چاہتے تھے مگر زندگی نے ان کو مہلت نہ دی اور وہ مختصر علالت کے بعد 11 ستمبر 1948ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ قائداعظم کہتے تھے کہ میرا کام اب ختم ہو چکا ہے اب مجھے مرنے کا افسوس نہ ہوگا، چند برس قبل یقیناً میری آرزو تھی کہ میں زندہ رہوں اس لیے نہیں کہ مجھے دنیا کی تمنا تھی یا میں موت سے خوف کھاتا تھا بلکہ اس لیے کہ قوم نے جو کام میرے سپرد کیا تھا اور قدرت نے جس کام کے لیے مجھے چنا تھا، میں اسے پایہ تکمیل تک پہنچا سکوں۔وہ کام پورا ہوگیا ہے میں اپنا فرض نبھا چکا ہوں، پاکستان بن گیا ہے۔اب یہ قوم کا کام ہے کہ وہ اس کی تعمیر کرے اور ناقابل تسخیر اور ترقی یافتہ ملک بنائے۔

حکمران حکومت کا کام نظم ونسق، دیانت داری،اور محنت سے چلائیں۔ صد افسوس کہ قائداعظم جس پاکستان کو مضبوط و مستحکم ،ترقی یافتہ اور خود کفیل دیکھنا چاہتے تھے آج اسی پاکستان کی ہم نے چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں اور وہ ترقی کی راہ سے بھٹک کر گداگری کی راہ پر آن پڑا ہے۔ پاکستان قدرتی وسائل سے مالامال ہے۔سونا اگلتی زرخیز زمینیں ،سمندر، دریا ، پہاڑ ،میدان، سونا، چاندی ،تانبے ،قیمتی پتھر ،کوئلے کے ذخائر ،قدرتی نمک کے ذخائر،قدرتی گیس، تیل، سال میں چار موسم ،پاکستان کپاس کی پیداوار کے حوالے سے دنیا کا پہلا ملک ،چینی پیدا

کرنے والا 5 واں، گندم پیدا کرنے والا 9 واں ملک ہے مگر پھر بھی پاکستان کے حکمرانوں کا بھیک مانگنا عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ جس کے گھر میں پیٹ بھرنے کے لیے کھانا ہو۔ جس کے پاس تن ڈھکنے کے لیے کپڑا موجود ہو۔ جس قوم کا تھوڑی سی محنت کرنے پر تابناک مستقبل قدم چومے اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے دست دراز کرے۔ وہ قوم جس پر زکواۃ دینا فرض ہو۔ وہ قوم خود غیر مذہب لوگوں سے جھولی پھیلائے اور دوسروں سے صدقہ و خیرات مانگ رہی ہے۔ قائداعظم جس قوم کو معاشی چکی میں پسنے سے بچانا چاہتے تھے آج اسی قوم کا برا حال ہے اور ایسا صرف اس لیے ہوا ہے کیونکہ ہم نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی ایمان داری، دیانت داری ،مستقل مزاجی ،فرض شناسی، روشن خیالی اور عمدہ اصولوں کو بھی ان کے ساتھ ہی دفن کردیا ہے۔ آج ہم اپنے بڑے بڑے دفتروں میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے قائد کی بڑی سی تصویر لگاتے ہیں کہ ہم تو بڑے محبِّ وطن، اور قائدانہ سوچ کے حامل ہیں، اور پھر اسی دفتر میں بیٹھ کرنا انصافی، بددیانتی، رشوت، سفارش، اقرباء پروری اور دوسرے بہت سے معاملات میں سارا سارا دن ہیر پھیر کرتے رہتے ہیں اور ہماری پشت پر لگی ہے قائد کی تصویر! کیا یہ ان کی پرخلوص قربانی کی توہین نہیں ہے۔ اگر ہم ان کی سیاسی بصیرت اور عمدہ اصولوں سے روگردانی نہ کرتے تو یقیناً آج ہمارا حال کچھ اور ہوتا۔ مگر ہم نے نہ صرف ان کے احسانات بلکہ ان کے قول وعمل کو بھی فراموش کردیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل بھی اپنے عظیم قائد کی پروقار زندگی سے پوری طرح آگاہ نہیں اگر ان سے غیرملکی فلمسٹاروں کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ فر فر پورا بائیو ڈیٹا بتائیں گے، ٹی وی ڈراموں کا پوچھا جائے تو یقیناً سبھی یاد ہونگے، مگر اگر ان سے قائداعظم کی زندگی کا کوئی حوالہ پوچھا جائے تو نتیجہ غلط جواب کی صورت میں نکلے گا، مگر اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے یہ سارا کیا دھرا تو ہمارا ہے ہم نے ان کو بتایا ہی کب ہے اور سکھایا ہی کب ہے؟ ان کے سامنے ایمان داری، دیانت داری، مستقل مزاجی، فرض شناسی، روشن خیالی اور عمدہ اصولوں کا مظاہرہ کیا ہی کب ہے؟ افسوس کہ ہم اپنے ساتھ ساتھ نوجوان نسل جسے قائداعظم قوم کا سرمایہ کہتے تھے کو بھی تباہ و برباد کررہے ہیں۔

لہٰذا ہم سب کو حکمرانوں سمیت یہ عہد کرنا ہوگا کہ ان کی جماعت مسلم لیگ کا صرف نام رکھنے کی بجائے یا دفتروں میں ان کی تصاویر آویزاں کرنے سے یا سالانہ برسی منانے سے قائداعظم کے مقاصد کی تکمیل نہیں ہوسکتی جب تک ان کی سیرت کو اختیار کرکے اصول پسندی اور فرض شناسی کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ آج ہمیں تجدید عہد کرنا ہوگا کہ ان کے فرمودات کے مطابق عمل پیرا ہوکر اور اپنے اندر ایمان، اتحاد اور تنظیم قائم کرکے پاکستان کی قسمت بدلنے کا ان کا خواب شرمندہ تعبیر کریں۔

عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

ترتیب و تدوین: محمد حسین آزاد / معاونت: نازیہ عبدالستار

میلاد النبیؐ کی خوشی منانے کے موضوع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عظیم الشان محفل میلاد النبیؐ کوٹ لکھپت لاہور سے مورخہ 14 اپریل 2005ء کو خصوصی خطاب فرمایا جس کی اہمیت کے پیش نظر ایڈیٹ کر کے شائع کیا جا رہا ہے جو احباب مکمل سماعت کرنا چاہیں وہ سی ڈی نمبر 416 سماعت فرمائیں۔ منجانب: ادارہ دختران اسلام

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. (الم نشرح، ۹۴: ۴)

''اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ بلند فرما دیا''۔

حضور ﷺ کی ولادت کا دن امت مسلمہ کے لئے یوم عید ہے۔ عید کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک ہے عید شرعی اور عید واجب اور دوسری عید فرحت، عید مسرت اور عید تشکر ہے۔ یہ مستحب اور مستحسن ہوتی ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ کے دن کو عید کہنا یا سمجھنا اس لئے درست نہیں کہ اسلام میں عیدیں صرف دو ہیں اور وہ ہے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ ان دو عیدوں کے ہوتے ہوئے بعض احباب کسی تیسری عید کو عید کہنا بھی جائز نہیں سمجھتے۔ گفتگو کی ابتداء اسی نکتہ کی وضاحت سے کرتا ہوں صحاح ستہ کی کتب احادیث سنن ابی داؤد سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ حدیث کے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے جمعہ کے دن کے بارے میں فرمایا:

یوم عید جعله الله للمسلمین. (سنن ابن ماجہ ج۱، ص۳۴۹، حدیث۱۰۹۸)

''اللہ نے اسے مسلمانوں کے لئے عید مقرر کیا ہے''۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے صرف دو عیدیں کہنے کا تصور کہاں گیا؟ آقا علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا: جمعہ کا دن بھی ہماری عید ہے اس سے معلوم ہوا دو عیدوں کے علاوہ بھی اسلام میں عید کا تصور ہے۔ وہ دو عیدیں واجب ہیں۔ وہ عیدیں احکام اور مناسک کی ہیں اور یہ عید تعلق اور محبت کی ہے۔ یہ فرحت اور مسرت کی

عید ہے۔ اس لئے میں نے اس کو عید فرحت، عید مسرت اور عید تشکر کا نام دیا اور وہ دو عیدیں عید شرعی ہیں اور واجب ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے آقا علیہ السلام نے جمعہ کو ہماری عید کا دن کیوں فرمایا؟ اس کا جواب بھی حدیث پاک میں ہے۔ یہ بھی سنن ابی داؤد کی حدیث ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

ان یوم الجمعة من افضل الایام. (صحیح ابن خزیمہ، ج۳، ص۱۱۵، حدیث۱۷۲۸)

"بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل دن ہے"۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! یہ سب دنوں سے افضل کیسے ہوگیا؟ فرمایا: **فی خلق آدم.**

اس لئے کہ اس دن آدم کی ولادت ہوئی تھی۔ آپ کے ماں باپ نہیں تھے۔ آپ کی پہلی تخلیق عمل میں آئی۔ (میں ولادت بمعنیٰ پیدائش لے رہا ہوں)۔ فرمایا: جمعہ سب دنوں سے افضل اس لئے ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے۔ یہ بات حدیث پاک سے طے ہے تو دوستو! جو دن سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ہو وہ تو ہوجائے یوم عید اور افضل الایام اور جو دن ولادت مصطفیٰؐ کا ہو اس پر کتنے جمعے قربان ہوجائیں اور آقا علیہ السلام کی پیدائش جمعہ کو عید بنادے۔ حضور علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کی بھی ایک نسبت اور تعلق ہے وہ یہ ہے: سیدنا فاروق اعظمؓ نے سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام جب جنت سے زمین پر اتار دیئے گئے تو طویل مدت تک آپ گریہ و بکا میں رہے پھر آپ نے ایک روز اللہ کے حضور دعا کی اور جب توبہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو عرض کیا:

اللھم مغفرلی وتقبل توبة بحق محمد نبی آخرالزمان. (المستدرک علی الصحیحین، ج۲، ص۲۷۲، حدیث۴۲۲۸)

"اے اللہ مجھے معاف کردے اور میری توبہ قبول کر (حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) جو سب سے آخری نبی تشریف لانے والے ہیں ان کے صدقے اور وسیلے سے معاف کردے"۔

جب آپ نے یہ دعا کی تو اللہ رب العزت نے فرمایا: اے آدم! توبہ تو قبول کرلوں گا، معاف بھی کردوں گا مگر یہ بتا تمہیں میرے اس محبوب محمد ﷺ کی خبر کیسے ہوئی؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا باری تعالیٰ! جب تو نے مجھے پیدا کیا اور جنت میں رکھا تو میں نے اپنا سر اٹھا کر جنت کو دیکھا تو میں نے عرش کے ہر پائے پر اور جنت کے ہر درخت ہر ہر پتے اور محلات پر اور جنت کے ہر دروازے پر یہ لکھا دیکھا تھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں اس دن سمجھ گیا تھا یہ کوئی خدا کا بڑا ہی محبوب ہے کہ جنت کے ایک

ایک پتے پر جس کا نام ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر لکھ رکھا ہے۔ سو میں نے اس دن جان لیا تھا اور آج وہ جاننا میرے کام آ گیا۔ اس کا واسطہ دے کر تجھ سے معافی مانگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کے وسیلے سے معافی عطا فرمادی۔ یہ آدم علیہ السلام کا حضور ﷺ سے تعلق ہے ایک نسبت ہے اور پھر حضرت حوا علیہا السلام جب پیدا ہوئیں تو اللہ نے چاہا کہ آدم و حوا کے درمیان نسبت زوجیت قائم کردی جائے۔ حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی بیوی بنادیا جائے تو فرمایا تمہارا آپس میں نکاح کرتے ہیں۔ نکاح ہوا تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا باری تعالیٰ نکاح کے وقت حوا کو میں مہر کیا ادا کروں۔

اللہ پاک نے فرمایا: تم دونوں مل کر میرے مصطفیٰ ﷺ پر بیس مرتبہ درود پڑھ لو۔ حضرت آدمؑ اور حواؑ نے مل کر بیس مرتبہ درود پڑھا۔ اس مہر سے عقد اور نکاح ہوا اور حضور ﷺ پر درود وسلام کے نتیجے میں اس عقد سے ہم سارے پیدا ہوئے۔ یہ ساری کائنات حضور ﷺ پر درود وسلام کے مہر کی اولاد ہے۔ سب نبی ولی سب انسان اولاد ہیں اس نکاح کی جو حضور ﷺ پر درود وسلام سے منعقد ہوا۔ اگر ہم اولاد ہی درود وسلام والے نکاح کی ہوں تو اس درود وسلام سے دوری ہمیں زیب نہیں دیتی۔ یہ آدم علیہ السلام کا آقا علیہ السلام سے تعلق ہے۔ سمجھانا مقصود یہ ہے جن کے توسل سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہو۔ ان کی پیدائش کا دن افضل الایام اور یوم العید ہوجائے اور جس دن آقا علیہ السلام کی اپنی ولادت ہو۔ اس دن کی عظمت اور افضلیت کا عالم کیا ہوگا۔ اس لئے کل جمعوں اور کل افضل دنوں کی فضیلتیں یوم میلاد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت پر قربان ہوجاتی ہیں۔ آپ اس میلاد پاک کی خوشیاں منارہے ہیں۔ اس میلاد کے جشن منارہے ہیں۔ جمعہ چونکہ پیدائش آدم علیہ السلام کا دن ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا:

فاکثروا علیه من الصلوة فی. (القول البدیع ج۱، ص۱۵۸، ۱۵۹)

”جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرو“۔

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی ہے اور درود وسلام مجھ پر کثرت سے پڑھا کرو۔ اس لئے جب مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھو گے۔ اس سے میرا سینہ ٹھنڈا ہوگا بلکہ یہ ٹھنڈک آدم علیہ السلام تک جائے گی۔ جن کا نکاح درود وسلام سے منعقد ہوا۔ گویا کل نبیوں کے سینے ٹھنڈے ہوجائیں گے۔ اب جمعہ کی الگ سے کوئی فضیلت نہ تھی۔ اس کی فضیلت حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی نسبت سے بنی باقی فضیلتیں اس نسبت سے بعد میں ایڈ ہوئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے اس دن کو اللہ پاک جشن منوا رہا ہے۔ اس دن منبر سجادیئے جاتے ہیں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا جمعہ کا دن ہو تو نہایا کرو۔ یہ آدمؑ کے میلاد کا دن ہے۔ جس کے پاس خوشبو ہے وہ

خوشبو لگایا کرے اور سج دھج کے مسجدوں میں اس طرح آیا کرو۔ پھر مسجد میں اجتماع ہو، منبر پر کھڑے ہوکر خطبے ہوں۔ سب کاروبار، معاش اور روزگار بند کردیئے جائیں ساری کائنات میں اللہ رب العزت نے اپنے پیغمبر کی ولادت کا اہتمام کروایا ہے۔ اس دن کے بارے میں فرمایا کہ اس دن بطور خاص جو مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے۔ اس کا درود وسلام براہ راست مجھ تک پہنچتا ہے۔

یہاں ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ پھر درود وسلام پہنچانے کے لئے فرشتہ کیوں مقرر کررکھا ہے؟ وہ فرشتہ اس لئے مقرر نہیں کررکھا کہ حضور تک پہنچتا نہیں ہے اور صرف اسی کے ذریعے پہنچ سکتا ہے نہیں بلکہ پہنچتا تو یہ براہ راست ہے مگر بارگاہ رسالت کا ادب ہے کہ کوئی ادب کے ساتھ پیش کرے۔ یہ اسی طرح مقرر کررکھا ہے۔ جس طرح رب تعالیٰ نے اپنے لئے دو فرشتے مقرر کررکھے ہیں۔ جیسے آپ کا ہر عمل اللہ تعالیٰ براہ راست دیکھتا ہے مگر براہ راست دیکھنے کے باوجود دو فرشتے مقرر کررکھے ہیں جو نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کو پہنچاتے ہیں اور پیش کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بارگاہ جب بڑی ہوتی ہے تو اسکے آداب دربار یہ ہوتے ہیں کہ ہرکارے پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح ساری کائنات کے درود وسلام آپ ﷺ خود سنتے ہیں۔ مگر ادب مصطفیٰ ﷺ یہ ہے خدام پیش کریں۔ اللہ نے جو قانون اپنے محبوب کے لئے بنا رکھا ہے۔ وہی قانون اپنے لئے بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی نامہ اعمال فرشتے پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پیش کرنے کے لئے دو فرشتے ہیں۔ حضور ﷺ کو پیش کرنے کے لئے ایک ہے۔ اب کیا کہیں گے اگر وہ دو فرشتوں کے پہنچانے کے باوجود وہ دیکھتا ہے تو اسی طرح ایک کے فرشتے کے پہنچانے کے باوجود مصطفیٰ ﷺ سنتے ہیں۔ ان فرشتوں کے مقرر کرنے کا مطلب سننے نہ سننے سے نہیں بلکہ اس کا تعلق آداب بارگاہ سے ہے کہ کوئی ادب سے پیش کرے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

وما من احد یسلم علی الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه السلام. (سنن ابوداؤد، ج۲، ص۱۷۵:۲۰۴۱)

مشرق سے مغرب تک اس کائنات میں کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے اور میں اس کا جواب نہ دوں۔ فرمایا: جو شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے۔ (الا رد اللہ علی روحی) اللہ نے میری روح مجھ میں واپس لوٹادی ہوئی ہے (حتی ارد علیہ السلام) حتی کہ میں اس کے سلام کا خود جواب دیتا ہوں۔ حدیث صحیح سے ثابت ہوا کہ آقا علیہ السلام ہر ایک کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اب کوئی سن لیتے ہیں کوئی نہیں سنتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں **17** مرتبہ حاضر ہوئے اور آخری بار جب سلام

عرض کرکے پلٹے تو اندر سے آواز آتی تھی خوش روی جامی باز آید خوش رہنا اور اگلی بار پھر آنا۔ جب سترھویں بار حاضری دی سلام عرض کیا: جواب آیا جامی خوش رہنا حضرت جامیؒ رو پڑے۔ خدام نے عرض کیا:

حضرت رو کیوں رہے ہیں، کہنے لگے: یہ میری آخری حاضری تھی کیونکہ جب میں نے اگلی بار آنا ہوتا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے تھے کہ پھر آنا اب صرف خوش رہنا کی دعا کی ہے۔ پلٹ کے آنا نہیں فرمایا پھر حضرت جامی گئے اور بعد میں وفات پا گئے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو آج بھی ہیں اور قیامت تک ہوں گے کہ وہ نماز میں تشہد کے وقت جب آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے اور کہتے ''السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ'' تو اللہ تعالیٰ کی عزت اور تاجدار کائنات ﷺ کے گنبد خضریٰ کی قسم! سلام عرض کرکے اس وقت تک اگلا کلمہ نہیں پڑھتے تھے جب تک مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ سے جواب نہیں آتا تھا۔ یہ تو تعلق کی بات ہے۔ اگر ہم نہ سن سکیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آقا علیہ السلام نے جواب نہیں دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد کا ذکر کیا۔ میلاد کہتے ہیں ولادت کو اور جس دن نبی کی ولادت ہوئی وہ یوم میلاد ہے۔ سورہ مریم کو پڑھیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا. (مریم، ۱۵:۱۹)

''اور یحییٰ پر سلام ہو ان کے میلاد کے دن اور انکی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے''۔

مذکورہ آیت کریمہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کی ساری زندگی میں سے تین خاص دنوں کو سلامتی کے لئے چن لیا۔ کیا ان تین دنوں کے علاوہ اللہ رب العزت اپنے نبی کی زندگی میں سلامتی نہیں بھیجتا۔ وہ تو ہر روز بھیجتا ہے پھر جب پیغمبر کی زندگی کے ہر دن وہ سلامتی، رحمت اور اپنی برکت بھیجتا ہے۔ تو پھر ان تین دنوں کے انتخاب کا کیا مطلب ہوا۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ رب العزت نے اعلان کر دیا ہے۔ یوں تو پیغمبر کی زندگی کا ہر دن میری سلامتی کا دن ہے۔ مگر ان سب دنوں میں خصوصیت کا دن ہے جس دن میرے پیغمبر کا میلاد ہوا۔

اگر بعض لوگوں کے ذہن میں خیال آئے۔ ولادت کا دن آپ کیوں مناتے ہیں؟ کیونکہ **Birthday** تو انگریزوں نے بنا رکھا ہے۔ لہذا اس کی کوئی اہمیت اسلام میں نہیں ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں نادانی اور کم علمی کے باعث یہ خیال آئے تو اسے دور کر لینا چاہئے کیونکہ پیدائش کے دن کی اہمیت تو خدا نے مقرر کی ہے۔ جیسے مذکورہ آیت میں فرمایا گیا: ''**سلام علیہ یوم ولد**'' سلام ہوا میرا اس دن جس دن (یحییٰ علیہ السلام) کا میلاد ہوا۔

پھر کوئی یہ کہے کہ چلو میلاد تو ثابت ہوا پھر آپ وفات کا دن بھی مناتے ہو؟ اس کا بھی جواب یہ ہے

کہ ہم کیا کریں اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت بھی قرآن میں مقرر کردی ہے۔ جیسے فرمایا: ''یوم یموت'' (اور اس دن بھی سلام ہو جس دن ان کی وفات ہوئی)۔ گویا اللہ والوں کے لئے دو دن خاص ہوگئے۔ ایک میلاد کا دن ایک وفات کا دن۔ اب اسی سورہ مریم میں آگے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کلام ہیں۔ آپ خود باری تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا. (مریم،۱۹:۳۳)

''اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن، اور میری وفات کے دن، اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا''۔

فرمایا: سلام ہو مجھ پر جس دن میرا میلاد ہوا۔ اللہ نے فرمایا سلام ہو یحییٰ پر جس دن اس کا میلاد ہوا۔ گویا پیغمبر کے میلاد کے دن سلام پڑھنا، خدا کی سنت ہوگئی کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلام بھیج رہا ہے۔ (**سلام علیه یوم ولد**) اور پھر اگلی آیت میں پیغمبر کے یوم میلاد پر سلام پڑھنا پیغمبر کی اپنی سنت بھی ہوئی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارے میں فرمایا: **السلام علی یوم ولدت** سلام ہو مجھ پر جس دن میرا میلاد ہوا۔ گویا میلاد کے دن نبیوں پر سلام پڑھنا خدا کی بھی سنت ہے۔ انبیاء کی بھی سنت ہے۔ جب دوسرے نبیوں کی بات تھی تو ان کے میلاد اور ولادت کا ذکر اللہ رب العزت نے صرف سلام سے کیا اور جب میلاد کے دن کی اپنے حبیب ﷺ کی بات آئی تو فرمایا: ان کی ولادت کے دن الصلوۃ والسلام پڑھتا ہوں۔ اپنے محبوب کی زندگی کا ہر دن یوم ولادت بنادیا۔ یہ فرما کر کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. (الاحزاب،۳۳:۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں''۔

کیونکہ محبوب کا ہر دن یوم میلاد ہے۔ باری تعالیٰ نے دیگر انبیاء پر ان کی ولادت کے دن سلام پڑھا تھا جبکہ اپنے محبوب ﷺ کے ولادت کے دن کی قسم کھاتا ہے۔ فرمایا:

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِo وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo (البلد،۹۰: ۱۔۳)

''میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوں۔ (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم ﷺ) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئی''۔

میلاد کے سلسلے میں یہ تیسری آیت جس میں فرمایا: میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں۔ باری تعالیٰ کیوں؟ اس لئے کہ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ اے حبیب! اس شہر مکہ کی قسم اس لئے کھاتا ہوں کہ تری جائے سکونت ہے۔ اس لئے تو قسم کھاتا ہوں۔ دوسرا فرمایا: **ما ولد** کہ تیرا شہر سکونت ہی نہیں یہ تیرا شہر ولادت بھی ہے۔ لہذا اس مکہ شہر

کی قسم کھاتا ہوں۔ دونسبتوں سے تیرا شہر سکونت ہے اور تیرا شہر ولادت ہے۔شہر سکونت کی قسم کھا کر اگلی آیت میں اپنے حبیب کے نسب کی بھی قسم کھائی گئی اور فرمایا کہ دیگر انبیاء کی قسم کھائی جو اپنی کی ذات تک محدود تھی مگر اے حبیب قسم ہے ہر اس ولد کی جو آدم علیہ السلام سے اسماعیل تک تیرے آباؤ اجداد کی نسل میں آیا۔جس جس کی پشت میں تیرا نور منتقل ہوتا چلا گیا اور تیرے آباؤ اجداد میں جس جس کو بھی تیرے ساتھ نسبت اور ولدیت عطا ہوئی۔محبوب تیرے ساتھ اس نسبت رکھنے پر تیرے ہر والد کی قسم۔کسی نے کہا ولد سے مراد حضرت ابراہیم ہیں۔ میں نے کہا کوئی اعتراض نہیں کسی نے کہا اس سے مراد حضرت آدم ہیں میں نے کہا اس میں کوئی اعتراض نہیں۔کوئی کہتا ہے اس سے مراد حضرت اسماعیل ہے۔ میں کہتا ہوں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔کوئی کہتا ہے حضرت عبداللہ ہیں میں کہتا ہوں اس میں بھی کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو تنوین کے ساتھ فرمایا وولد یہ تنوین دو فائدے دے رہی ہے۔ تکریم کا بھی اور عموم بھی کہ محبوب تیرے آباؤ اجداد کا ہر فرد لائق تعظیم ہے۔ یہ تنوین دوسرا فائدہ عموم کا دے رہی ہے کہ حضرت عبداللہؓ سے حضرت آدم علیہ السلام تک سب کی قسم! یعنی میرے محبوب کے والد کی قسم۔

بتانا یہ مقصود ہے کہ وہ والد کسی اور کا نہیں وہ والد تو میرے محبوب کا ہی ہے۔خواہ حقیقی والد کر لیں خواہ دادا کر لیں خواہ پردادا کر لیں خواہ شکر دادا کر لیں 40 پشت اوپر کر لیں یا 70 پشت اوپر کر لیں پھر بھی کسی اور کے والد کی قسم نہیں،قسم ہے تو والدِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔کوئی اگر یہ کہے کہ اس میں حضور ﷺ کے والد کا کہاں ذکر ہے؟ میں کہتا ہوں اچھا چلو آپ بتادیں پھر حضور ﷺ کے والد کی نہیں تو کس کے والد کی قسم کھائی جارہی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ عام لوگوں کے والدوں کی قسم کھاتا پھرتا ہے۔ وہ تو اپنے مکہ شہر کی بھی اپنے کعبہ کی وجہ سے قسم نہیں کھاتا۔ اس نے کہا کہ میں شہر مکہ کی قسم اس لئے نہیں کھائی کہ میرا گھر ہے بلکہ مصطفیٰ ﷺ کے گھر کی وجہ سے کھائی ہے۔فرمایا: حبیب ﷺ اس مکہ شہر میں دو گھر ہیں۔حرم آؤ تو میرا گھر ہے اور سارا جہاں میرے گھر کے طواف کے لئے آتا ہے۔ جبکہ صحن کعبہ سے نکل کر سوق الیل میں آمنہ کی گلی میں چلے جاؤ وہاں تیرا گھر ہے۔ میرے حبیب! میں نے مکہ کی قسم کھائی ہے۔گھر میرا بھی یہیں تھا مگر اپنے گھر کی وجہ سے نہیں بلکہ **"وانت حل بھذا البلد"** بلکہ اس لئے کہ تیرا گھر اس شہر میں ہے۔اب وہ شہر کی قسم تو کھا رہا ہے مصطفیٰ ﷺ کے گھر کی وجہ سے تو یہاں کس کے والد کی قسم کھا رہا ہے۔اب (نعوذ باللہ) اللہ کا اپنا والد تو ہے نہیں کیونکہ **لم یلد ولم یولد** **(الاخلاص،۱۱۲:۳)** ''نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے''۔

نہ اس کا والد ہے نہ اس کی اولاد ہے۔ نہ باپ نہ بیٹا لہذا اگر کوئی انکار کرے کہ یہاں حضور ﷺ

مراد نہیں ہیں تو پھر اس سے پوچھ لو کہ کس کے والد کی قسم ہے کیونکہ اگر قسم ہوتی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی تو سیدھا نام لے لیا جاتا کہ قسم ہے اسماعیل کی یا قسم ہے ابراہیم کی یا قسم ہے موسیٰ کی یا قسم ہے آدم کی۔ اگر ان کی قسم ان کی وجہ سے ہوتی تو ان کا نام لیتے ان کا والد کیوں کہا جاتا اور والد کوئی ہوتا کیونکر ہے جس کا کوئی بیٹا ہی نہ ہو۔ کوئی اس کو والد کہتا ہے؟ والد کون بناتا ہے۔ جیسے ماں باپ کی طرف سے بیٹا بنا۔ بیوی کی نسبت سے شوہر بنا۔ بہنوں کی نسبت سے بھائی بنا۔ پھوپھی کی وجہ سے بھتیجا کہلایا۔ خالہ کی نسبت سے بھانجا کہلایا۔ اسی طرح باپ بیٹے کی وجہ سے کہلایا۔ بیٹا ہوا تو والد ہوا۔ ولد ہو تو والد ہوتا ہے لہذا کسی نبی کا نام لے کر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا: ”ووالد“ اور قسم ہے کسی والد کی۔

اب ہمیں تو عمر بھر والد مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ کوئی اور نظر نہ آیا خواہ اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ وہ والد تو مصطفیٰ ﷺ کے ہیں اور اس میں ایک اشارہ بھی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کرلیا۔ جوں جوں دیواریں اونچی ہونے لگیں تو ایک پتھر اٹھا کر لے آئے اور اس پتھر پر کھڑے ہوگئے تو ساتھ ساتھ پتھر بھی اونچا ہوتا چلا گیا۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ساتھ ساتھ تعمیر کا سامان مہیا کرتے رہے جب کعبہ تعمیر ہوگیا تو جس پتھر پر کھڑے تھے وہاں آپ کے دونوں قدم اس کے سینے پر ثبت ہوگئے اور نقش ہوگئے۔ اب اسی پتھر پر کھڑے تھے کعبہ کی تعمیر مکمل کرلی تھی تو بارگاہ الٰہی سے عرض کیا:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (البقرہ،۲:۱۲۷)

”کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے، بے شک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے“۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ. (البقرہ،۲:۱۲۷)

”اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے)“۔

ہم نے دیواریں کھڑی کرلی ہیں لہذا ہماری محنت اور مزدوری قبول فرما۔ اور تجھ سے اور کچھ نہیں مانگتے بس ایک ہی اجرت مانگتے ہیں اور اس مزدوری میں وہ عطا کردے۔ پتھر پر کھڑے دعا کررہے ہیں۔ فرمایا: ابراہیم کیا مانگتے ہو۔ عرض کی:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ ۔ (البقرہ،۲:۱۲۸)

''اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک امت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا''۔

باری تعالیٰ جو امت مسلمہ آنی ہے وہ ہماری نسل سے پیدا کر۔ باری تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اصل چاہتے کیا ہو؟ پھر عرض کی:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ. (البقرہ،۲:۱۲۹)

''اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی باری تعالیٰ تو اس کعبہ کی تعمیر پر کوئی اجرت یا مزدوری اگر دینا چاہتا ہے تو یہ مزدوری دے دے کہ مجھے اس محمد (ﷺ) کا باپ بنادے اور میری نسل اور ذریت سے اس نبی آخرالزماں کو پیدا کردے۔ لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کر کے حضور ﷺ کا والد ہونا اجرت میں مانگا کہ مجھے محمد (ﷺ) کا والد کردے۔ (مجھے تو یہ لگتا ہے اور یہ بات کسی کی سمجھ میں آئی ہو یا نہ آئی ہو۔ کسی نے ان دونکتوں کو جوڑ کر لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔ مگر میرے فہم و ادراک اور میری معرفت میں یہی نقش ہے) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ باری تعالیٰ تیرے کعبے کی مزدوری کی اگر کوئی اجرت بنتی ہے تو یہ دے دے کہ محمد (ﷺ) کا والد کردے اور میری نسل میں محمد (ﷺ) کو پیدا کردے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں حضور ﷺ آگئے۔ جب پیدا ہوگئے تو یہ اس دعا کا جواب ہے کہ ''ووالد ما ولد'' قسم ہے اس والد کی جو دعا مانگ کر مصطفی ﷺ کا والد بنا جو میرا کعبہ تعمیر کرکے اس تعمیر کعبہ پر اجرت مانگ کر مصطفی ﷺ کا والد بنا تھا۔ لہذا والد کی قسم ولد کی وجہ سے ہی ہے ولد کہتے ہیں جس کا میلاد ہوا۔ فرمایا اس والد کی قسم جس نے مزدوری میں والد ہونا مانگا اور اس محمد (ﷺ) کی قسم جس کا میلاد ہوا اور اس نے ابراہیم علیہ السلام کو والد بنادیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی نسبت سے والد کی قسم کھائی گئی۔ آپ نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے میلاد کا تذکرہ اللہ رب العزت نے کتنے حسین پیرائے میں کیا۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کا خُلقِ سخاوت اور جود و کرم

آخری قسط

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے سخی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ کی شان اجود الناس بالخیر اور اکرم الناس بالخیر تھی۔ سب سے زیادہ جود و کرم کے ساتھ حاجتمندوں، ضرورتمندوں اور محتاجوں پر خرچ کرتے تھے۔ آپ کے خرچ کرنے اور سخاوت کرنے کی شان ''الریح المرسلۃ'' تیز ہوا کی طرح تھی جو کچھ مال غنیمت، تحائف، ہدایا، عطیات، صدقات، خیرات آتے وہ فوراً خرچ کردیتے۔ آپ کی شان سخاوت سے ہر کوئی ''الریح المرسلۃ'' تیز ہوا کی طرح فیضیاب ہوتا تھا اور تیز ہوا کی طرح یہ چیزیں آپ کے پاس رکتی نہ تھی بلکہ مستحقین تک فوری پہنچ جاتیں۔ جو کچھ دن کو آتا وہ رات آنے سے پہلے پہلے بٹ جاتا تھا اور تقسیم ہوجاتا تھا۔

رمضان المبارک میں خلق سخاوت کا اظہار کمال

اور رسول اللہ ﷺ کی یہ شان سخاوت اور یہ خلق جود و کرم رمضان المبارک میں اپنے کمال پر دکھائی دیتا تھا۔ اس لئے حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں:

كان النبى ﷺ اجود الناس بالخير واجود ماكان فى شهر رمضان وكان اذالقيه جبرئيل عليه السلام اجود بالخير من الريح المرسلة. (صحیح بخاری، ۱/۵، صحیح مسلم، ۴/۱۸۰۲)

حضور نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان المبارک میں بہت سخاوت فرماتے اور جب بھی جبرائیل امین علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ تیز ہوا سے زیادہ سخاوت فرماتے۔

رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے فاقہ کشوں کا فاقہ ختم کرتے، غریبوں اورمحتاجوں کی غربت کا خاتمہ کرتے، ضرورتمندوں کی حاجتوں کو پورا کرتے، تنگدستوں کی تنگدستی دور کرتے۔ افراد امت کی بدحالی کو اپنی شان سخاوت کے ساتھ خوشحالی میں بدلتے۔

خلق سخاوت فروغ اسلام کا باعث

سخاوت کرتے وقت نہ زیادہ سے زیادہ عطا کر کے نہ اپنے فاقے کا اندیشہ کرتے اور نہ ہی عطا کرنے والے کو اندیشہ فاقہ رہنے دیتے، اتنا عطا کرتے کہ وہ فاقہ کش خود صاحب مال اور صاحب عطا اور صاحب سخا بن جاتا۔ اس لئے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ

عن انس ان رجلا سالة فاعطاه غنماً بين جبلين فرجع الى قومه وقال اسلموا فان محمدا يعطى عطاء من لا يخشى فاقة. (صحیح مسلم، ۴/ ۵۷)

رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا تو آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان (جتنی بکریاں آتی تھیں) اس کے برابر بکریاں اسے عنایت فرمادیں، جب وہ شخص واپس اپنی قوم میں گیا تو انہیں پکار کر کہنے لگا اسلموا سارے کے سارے مسلمان ہوجاؤ۔

فان محمدا يعطى عطاء من لا يخشى فاقة.

بے شک محمد ﷺ اتنا دیتے ہیں کہ کبھی بھی فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔

رسول اللہ ﷺ کا خلق سخاوت، لوگوں کے اسلام قبول کرنے کا باعث اور سبب بن گیا اس شخص نے لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت رسول اللہ ﷺ کے خلق سخاوت سے متاثر ہوکر دی، پوری قوم اور قبیلے کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اسلموا مسلمان ہوجاؤ۔

دین اسلام تلوار سے نہیں، کردار سے پھیلا ہے

اس لئے کہ اس دین میں بھوک مٹائی جاتی ہے۔ اس دین کی دعوت دینے والا نبی لوگوں کے فاقے مٹاتا ہے، لوگوں کی بھوک اطعام کھانا کھلا کر ختم کرتا ہے۔ یہ نبی اپنے خلق سخاوت کے ذریعے محتاجوں اور غریبوں کی غربت ختم کرتا ہے۔ یہ لوگوں کو اللہ کا عطا کردہ مال دے کر تنگی مال اور کمی مال کا اندیشہ اور خوف نہیں رکھتا اس لئے آؤ اسلموا اسلام قبول کرو۔

یہ تھا کردار اسلام، یہ تھا کردار صحابہؓ، یہ تھا کردار تابعین اور کردار مسلم، جس کی وجہ سے اسلام پھیلا ہے۔ اسلام نے تلوار کے ذریعے نہیں بلکہ کردار کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو فتح کیا ہے۔ اس لئے جو اسلام میں آیا وہ اسلام ہی کا ہوکر رہ گیا اور واپس نہیں گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی شان جود و کرم اور خلق سخاوت اتنے کمال پر دکھائی دیتی ہے جو آج بھی سنتا ہے وہ سر دھنتا ہے۔ فرط محبت میں وہ آپ پر جانثار ہوتا ہے اور دل و جان کو آپ کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس تصور کے ساتھ کہ یہ کردار انسانیت کی معراج ہے۔ یہ کردار انسانیت کا فخر ہے، یہ کردار انسانیت کے لئے قابل تقلید ہے کہ دینے والا اتنا دیتا ہے کہ لینے والے کا جی بھر جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوا کہ کوئی مانگنے والا آیا اور سوال کیا تو اس کے سوال کے جواب میں آپ نے واعطی مائۃ من الابل. (صحیح،۴/۱۸۰۶)

آپ نے اسے سو اونٹ عطا کر دیئے۔ اسی طرح صفوان آپ کی خدمت میں آتا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہے تو صحیح مسلم میں آتا ہے۔

واعطی صفوان مائۃ ثم مائۃ ثم مائۃ. (صحیح مسلم،۴/۱۸۰۶)

آپ ﷺ نے صفوان کو سو اونٹ دیئے پھر سو اونٹ دیئے اور پھر سو اونٹ دیئے۔

یہ خلق سخاء اپنی شان مرتبہ مرسلہ تیز ہوا کی طرح اپنے جوبن اور کمال پر دکھائی دیتا ہے۔

نوے ہزار درہم کی تقسیم

صحیح بخاری میں یہ حدیث آئی ہے کہ

حمل الیھی تعون الف درھم فوضعت علی حصیر ثم قام الیھا فقسمھا فما رد سائلا حتی فرغ منھا وجاءہ رجل فسالہ فقال ما عندی شئی ولکن ابتع علی فاذا جاء نا شئی قضیناہ فقال لہ عمر ماکلفک اللہ مالا تقدر علیہ فکرہ النبی ﷺ ذلک فقال رجل من الانصار یارسول اللہ انفق ولا تخش من ذی العرش اقلالا فتبسم رسول اللہ ﷺ وعرف البشر فی وجھہ وقال وبھذا امرت. (شمائل ترمذی، ۲۸۱)

آپ ﷺ کی خدمت میں نوے ہزار درہم آئے، آپ ﷺ ان کو چٹائی بورے پر رکھ کر کھڑے ہوگئے اور آپ نے ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا اور کسی بھی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا، یہاں تک کہ سب کے سب درہم تقسیم کر دیئے۔ اس کے بعد ایک سائل آیا اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا اب میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم

میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس مال آئے گا تو میں ادا کردوں گا۔ اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کا مکلّف و ذمہ دار نہیں بنایا۔ جس پر آپ قادر نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کی اس بات کو سن کر ناپسند کیا، انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ خرچ کرتے جایئے اور عرش کے مالک رب سے کسی کمی کا خوف نہ کیجئے یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ اتنا مسکرائے کہ اس بات کی خوشی کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر نمودار ہوگئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام

رسول اللہ ﷺ کا یہ خلق سخاوت اور یہ خلق جود و کرم ہماری یہ راہنمائی کرتا ہے کہ ہم اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں سخاوت کے جذبے کے ساتھ خرچ کرتے رہیں اور ہم اپنے عمل کو قرآن کے اس حکم کے مطابق بنائیں۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ. (آل عمران، ۳:۹۲)

تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اللہ کی راہ میں اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔

اور ہم رسول اللہ ﷺ کے خلق سخاوت اور خلق جود و کرم سے اکتساب فیض کریں، اپنے عزیز اقارب اور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کریں۔ ان میں سے حاجتمندوں کی مدد کریں۔ اپنے ضرورت مند دوستوں کے ساتھ وفا کریں اور انکی جائز حاجات کو پورا کریں، معاشرے کے ناداروں اور مفلسوں پر خرچ کریں۔ بے سہاروں کا سہارا بنیں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے ایک رحمت اور شفقت کا سائباں بنیں۔

وَّ تُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا. (الفجر،۸۹:۲۰) مال کی محبت کو اللہ کی محبت پر غالب نہ آنے دیں۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرہ،۲:۱۶۵)

ہمارے پاس کوئی بھی آئے ہم سخاوت کے جذبے کے ساتھ اسے ملیں۔ اپنا وقت دینا، اپنی صلاحیت

تعزیت

محترمہ ام حبیبہ ناظمہ منہاجینز کی پھوپھی جان قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

سے کسی کو فائدہ پہنچانا، اپنی اہلیت سے کسی کو اھل بنانا، اپنے ہنر سے کسی کو ہنر مند بنانا، اپنے علم سے کسی کو تعلیم و علم دینا ہی سخاوت ہے۔ اپنے منصب سے کسی کو جائز نفع پہنچانا بھی سخاوت ہے۔ یقیناً سخاوت کا اعلیٰ معیار سخاوت فی المال ہے۔ اس لئے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا سخاوت ہے، بھوکوں کو کھانا کھلانا سخاوت ہے، حاجتمندوں کی حاجت پوری کرنا سخاوت ہے،غریبوں ومفلسوں کی مدد کرنا سخاوت ہے۔

یہ کردار ہے جو تعلیمی ادارے کے ہر طالب علم کو اور معاشرے کے ہر فرد کو اپنانا ہے۔ یہی کردار اختیار کرنا ہی اعلیٰ کردار کی تعلیم ہے اور یہی کردار ہمیں پورے معاشرے میں بپا کرنا ہے۔ اسی کردار کو اپنے اپنے منصب پر اور ایک بڑے منصب پر فائز ہوکر پورے ملک میں بپا کرنا ہے۔ سخاوت کے رویوں کے ذریعے اسلام معاشرے سے غربت اور افلاس کا خاتمہ کرتا ہے۔

باری تعالیٰ اس کردار سخاوت، اس خلق سخاوت اور اس خلق جود وکرم کو ہمیں اپنی زندگیوں میں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Minhaj CDs & Books

اسلامک مارٹ

قرآن پاک، اسلامی کتابیں، ٹوپیاں، جائے نماز، انگوٹھی تسبیح
عطریات، مسواک، حج وعمرہ کا سامان، غلاف قرآن پاک، رحل
کھجور، سرمہ، موزے، عبایا، سکارف، عینکیں، اسلامی گفٹ آئٹم

ہر قسم کا اسلامی ڈیٹا: تلاوت، نعت، قوالی، تقریریں، کتابیں، میموری کارڈ، یو ایس بی میں کروائیں

حافظ عبدالواحد 0333-6535402

مدینہ سنٹر نزد الفلاح بنک سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد Ph:041-8531823

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

محمد احمد طاہر

اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کو ان محامد و محاسن، خصائص و امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ قرآن کریم میں حضور نبی اکرم ﷺ کے دو ذاتی نام ''محمد'' اور ''احمد'' ﷺ بیان ہوئے ہیں جبکہ متعدد صفاتی نام مذکور ہیں جیسے مدثر، مزمل، طہٰ، یسین اور کہیں بشیر، مبشر، نذیر، منذر مزید برآن کہیں پر رحمٰن، رحیم، شاہد، مشہود، شہید، ھادی، کریم، سراج منیر اور نور وغیرہ منقول ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے ان گنت اسمائے حسنیٰ منقول ہیں لیکن ذاتی نام صرف اللہ ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں لیکن ذاتی نام صرف دو ہیں۔ محمد اور احمد (ﷺ)۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالی شان ہے:

زمین پر میرا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے۔ (قسطلانی، المواہب اللدنیہ، ۱:۷۰)

اسی طرح رسول مکرم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں اپنے ذاتی اسماء کے ساتھ ساتھ دیگر صفاتی اسماء مبارکہ بھی بیان فرمائے چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لی خمسة اسماء انا محمد و احمد وانا الماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر وانا الحاشد الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب. (متفق علیہ)

''میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کردے گا۔ میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روز حشر) اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (سب سے آخر میں آنے والا ہوں)''۔

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی

اسمائے گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا محمد و احمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة. (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم:۲۳۵۵)

''میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفّی ہوں، حاشر ہوں، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں''۔

آپ ﷺ کے اسمائے صفاتی کی تعداد کے حوالے سے علماء کرام کے متعدد اقوال ہیں۔ چنانچہ وطن عزیز کے نامور عالم اور محقق حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی نے سیرت مصطفیٰ ﷺ کی مایہ ناز تصنیف لطیف الوفا باحوال المصطفیٰ (مترجم) میں اسی مقام پر حاشیہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں:

حبیب کریم ﷺ کے اسماء مبارکہ کی کثرت صرف پانچ پر محدود و منحصر نہیں ہے۔ بعض حضرات نے ان کو مختلف صحف اور کتب سماویہ علی الخصوص قرآن و سنت سے تتبع کر کے ایک ہزار تک ان کی تعداد بیان فرمائی ہے اور حق تو یہ ہے کہ ہزار میں حصر بھی مشکل ہے کیونکہ ہر نام ایک صفت کا بیان ہے اور آپ کی صفات حد و شمار سے وراء ہیں۔ لہذا اسماء مبارکہ بھی عدد و گنتی سے ماوراء ہیں کیونکہ آپ متصف بصفات الٰہیہ اور متخلق باخلاق اللہ ہیں۔ وہاں صفات کی تناہی و تحدید محال و باطل ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ (مترجم)، ص ۱۳۴)

علاوہ ازیں اس حوالے سے نابغہ عصر حضرت شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے اپنی تصنیف اسمائے مصطفیٰ میں سیرت نگاروں کے تقریباً تمام اقوال نقل فرمائے ہیں۔ آپ مدظلہ نے لکھا ہے: امام قسطلانی نے المواہب اللدنیہ میں 1337 اسماء مبارکہ اور کنیتیں نقل فرمائی ہیں، امام سیوطی نے الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ میں 340 اسماء مبارکہ اور کنیتیں ذکر فرمائی ہیں۔ امام صالحی نے سبل الھدی والرشاد میں 754 اسمائے مبارکہ اور کنیتیں بیان کی ہیں۔ ابن فارس کا کہنا ہے آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ 1200 ہیں۔ قاضی ابوبکر بن عربی نے 1000 اسماء مصطفیٰ ﷺ درج کئے ہیں۔ اسی طرح ابن دحیہ نے 300 درج کئے اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے 1400 اسماء نقل فرمائے۔ یوں مجموعی طور پر اسماء مبارکہ کی تعداد 1400 سے زائد بن جاتی ہے۔ (اسمائے مصطفیٰ، ص۱۷)

قرآن مجید میں لفظ محمد (ﷺ)

قرآن حکیم میں لفظ محمد چار بار آیا ہے:

۱. **وما محمد الا رسول.** (آل عمران، ۳: ۱۴۴) اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)۔

۲. **ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبین.**

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔

۳. **والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد.** (محمد، ۴۷: ۲)

اور جو لوگ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر) ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کئے اور اس (سبب) کو جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوا (دل و جان سے) قبول کیا۔

۴. **محمد رسول الله. (الفتح، ۴۸: ۲۹)** محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

اسم گرامی کے حروف کی برکات

اس سلسلے میں علامہ ملا معین واعظ کاشفیؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف معارج النبوت میں ایک روایت نقل کی ہے:

حضرت کعب الاحبارؓ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کو مکرم مخلوق بنایا ''ولقد کرمنا بنی آدم'' اور اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نام محمد ﷺ کی شکل پر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس کا گول سر محمد ﷺ کی میم ہے اور اس کے ہاتھ حا کی مانند ہیں اور جوف دار شکم میم ثانی اور اس کے پاؤں دال کی طرح ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے۔ اس کی انسانی شکل کو مسخ کردیں گے اور شیطانی ہیئت پر پھیر دیں گے کیونکہ انسانی شکل میرے نام کی شکل پر ہے جو کہ محمد ﷺ ہیں۔ حق تعالیٰ اس شخص کو میرے نام کی صورت پر عذاب نہیں کرتا وہ بندہ جو میرا ہم نام، فرماں بردار اور محبّ ہو اس کو کیسے عذاب دے گا۔ (معارج النبوت، ص۸۲)

پھیلا ہے دو جہاں میں اجالا حضورؐ کا　　　کیسا چمک رہا ہے ستارہ حضورؐ کا
بھرتا نہیں ہے جی میرا پڑھتا ہوں بار بار　　　یہ نام کس قدر ہے پیارا حضورؐ کا

اسمِ گرامی محمد ﷺ کے فضائل

کتب احادیث اور کتب سیر میں بہت سے فضائل منقول ہوئے ہیں۔ ذیل میں ان میں سے چند کا ذکر اختصار سے کیا جاتا ہے:

۱۔ حضرت امام حلبی روایت کرتے ہیں کہ مشہور حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

قال الله تعالیٰ: وعزتی وجلالی، لا اعذب احدا تسمی باسمک فی النار.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم! (اے حبیب مکرم ﷺ!) میں کسی ایسے شخص کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے نام پر ہوگا''۔

۲۔ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے:

یوقف عبدان بین یدی الله، فیقول الله لهما: ادخلا الجنة، فانی اتیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه محمد ولا احمد.

دو آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا: جنت میں داخل ہوجاؤ کیونکہ

میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس کا نام محمد یا احمد رکھا گیا''۔

۳۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اذا سميتم محمدا فلا تضربوا ولا تقبحوه واكرموه و اوسعوا له فى المجلس.

جب تم (اپنے بیٹے) کا نام محمد رکھو تو اسے مت مارو، مت برا بھلا کہو، اس کی تکریم کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کھلی کردو۔

۴۔ ایک روایت میں ہے کہ محمد نام رکھنے سے انسان میں برکت آجاتی ہے اور جس گھر یا مجلس میں محمد نام کا شخص ہو وہ گھر اور مجلس بابرکت ہوجاتی ہے۔

۵۔ حضرت محمد بن عثمان عمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ماضر احدكم لو كان فى بيته محمد ومحمدان وثلاثه.

تم میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اگر اس کے گھر کے افراد میں سے کسی ایک یا دو تین اشخاص محمد نام کے ہوں۔

٦۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مااطعم طعام على مائدة ولا جلس عليها وفيها اسمى الا قدسوا كل يوم مرتين.

کوئی بھی دستر خوان ایسا نہیں جس پر کھانا کھایا جائے اور وہاں میرا ہم نام بیٹھا ہو تو فرشتے ہر روز دو مرتبہ (اس دستر خوان کی) تعریف نہ کرتے ہوں۔ (اسمائے مصطفیٰ، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ص٦٦۔٧٠)

مجھ کو تو اپنی جاں سے بھی پیارا ہے اُن کا نام
شب ہے اگر حیات، ستارا ہے اُن کا نام
لب وا رہیں تو اسمِ محمدؐ ادا نہ ہو
اظہارِ مدعا کا اشارہ ہے اُن کا نام
لفظِ محمدؐ اصل میں ہے نُطق کا جمال
لحنِ خدا نے خود ہی سنوارا ہے اُن کا نام

اسی طرح صاحب الوفا نے بھی اسم مبارکہ محمد (ﷺ) کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں چند روایات حوالہ قرطاس کی جاتی ہیں:

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا: جس دستر خوان پر کھانا کھایا

جائے اور دعوت کا اہتمام کیا جائے اور کھانے والوں میں سے کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جس کا نام میرے نام پر ہو تو وہ دگنا کھایا جائے گا (کیونکہ خیرو برکت سے خالی ہوگا)۔

☆ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ نبی التوبہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی قوم مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں میرا ہمنام شخص موجود نہ ہو تو اس میں خیروبرکت نہیں ہوگی۔

(الوفا با حوال المصطفیٰؐ۔ امام عبدالرحمٰن ابن جوزیؒ، ص۱۳۵)

نبیؐ کا نام جب لیتا ہوں میں، طوفان ٹلتے ہیں   حوادث منہ چھپاتے ہیں، مصائب رخ بدلتے ہیں

مزید برآں معارج النبوت میں بھی مصنف نے اس سلسلہ میں فضائل اسم محمد ﷺ پر مبنی بہت سی روایت جمع کی ہیں۔ ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کے روز تمام اولین و آخرین مخلوق سے ان کے برے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ دو بندوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کریں گے حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے ان دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ۔ وہ بندے انتہائی مسرت وخوشی سے واجب العطایا کے حضور مناجات کریں گے اور عرض کریں گے کہ خداوندا ہم اپنی ذات میں جنت میں داخل ہونے کی کوئی صلاحیت اور استحقاق نہیں رکھتے اور ہمارے نامہ اعمال میں جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل نہیں ہے ہم اپنے متعلق اس عزت و اکرام کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ حکم ہوگا کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ کیونکہ میرے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ احمد اور محمد جس کا نام ہو اسے دوزخ میں ڈالوں۔

۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس گھر میں ان تین ناموں احمد، محمد اور عبداللہ میں سے کسی نام والا شخص ہو اس گھر میں فقر نہیں آتا۔

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر وہ بندہ مومن جو اپنے فرزند کا نام میرے ساتھ دوستی و محبت کی بنا پر میرے نام پر رکھتا ہے۔ وہ اور اس کا فرزند میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔ (معارج النبوت، ملا معین کاشفیؒ، ص۸۳)

مجھ گنہگار پہ ہے کتنی عنایت اُن کی
پھول جھڑتے ہیں جو کہتا ہوں محمدؐ لب سے
رحمتیں روز لٹاتے ہیں برابر مولا
روز دیتے ہیں مجھے پیار زیادہ سب سے

☆☆☆☆☆

گلدستہ

مرتّبہ: نازیہ عبدالستار

آلو قیمے کے کٹلس

اشیاء: آلو آدھ کلو، ہرا دھنیا ایک گٹھی، ہری مرچ چھ عدد، پودینہ ایک گٹھی، نمک آدھ چمچ، قیمہ باریک ایک پاؤ، لال مرچ پاؤڈر آدھ چمچ، تیل حسب ضرورت، انڈے دو عدد، پیاز ایک عدد، چورا ڈبل روٹی ایک پیالی۔

ترکیب: آلو ابالنے کے لئے رکھ دیں دوسرے برتن میں دو یا تین چمچ تیل ڈال کر کٹی ہوئی پیاز کو سنہری رنگت ہونے تک تلیں اس میں قیمہ دھوکر ڈال دیں ساتھ ساتھ اس میں تھوڑی سی لال مرچیں اور نمک بھی ڈال دیں۔ اسے تھوڑی دیر تک بھونیں اور پھر ایک پیالی ڈال کر آنچ ہلکی کردیں۔ جب قیمہ تیار ہوجائے تو اس میں دھنیا، ہری مرچ اور پودینہ باریک کاٹ کر ڈال دیں، آلو ابلنے کے بعد انہیں چھیل کر پیس لیں اور بھرتا سا بنالیں۔ اس میں نمک اور پسی ہوئی لال مرچیں اپنی مرضی کے مطابق شامل کرلیں۔ اب اس مرکب کو ہاتھ میں لے کر پھیلائیں کہ یہ پوری ہتھیلی پر پھیل جائے اور جو قیمہ آپ نے پہلے تیار کررکھا تھا اس میں سے تھوڑا سا قیمہ لے کر ہتھیلی پر رکھے آلو کے بھرتے کے درمیان میں رکھیں اور اسے دوسرے ہاتھ کی مدد سے کباب کی شکل میں چپٹا کرلیں۔ جب اس طرح سارے کٹلس تیار ہوجائیں تو فرائی پین میں تیل گرم کریں۔ ایک پیالے میں انڈے توڑ کر پھینٹ لیں اور نمک شامل کرلیں۔ کٹلس کو پھینٹتے ہوئے انڈے میں ڈبو کر ان پر ڈبل روٹی کا چورا اچھی طرح لگائیں اور پھر انہیں فرائی پین میں ڈال کر تل لیں۔ یہ کٹلس کسی بھی قسم کی چٹنی کے ساتھ کھانے میں خوش ذائقہ محسوس ہوں گے۔

آلو قیمہ، نوڈلز

اشیاء: آلو آدھ کلو، قیمہ ایک پیالی، نمک حسب ذائقہ، کٹی سرخ مرچ آدھ چمچ، پسی سیاہ مرچ آدھ چمچ، کٹا لہسن ایک چمچ، چوتھائی پیالی مکھن دو چمچ، نوڈلز آدھ پیکٹ، پنیر آدھ پیالی، ٹماٹو کیچپ آدھ پیالی، شملہ مرچ ایک عدد۔

ترکیب: اس کے بعد اس میں نمک، کٹی سرخ مرچ اور قیمہ ڈال کر پکنے کے لئے ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔ جب قیمے کا پانی خشک ہو جائے اور تیل الگ ہوجائے تو آنچ پر سے قیمہ اتار لیں اور ایک ایسے پیالے یا ڈش میں نکال لیں جو اوون میں بیک کرنے کے لئے رکھی جاسکے۔ اس میں قیمے کو پھیلا کر رکھ دیں، آلو نمک کے پانی میں پکا کر گلا لیں۔ اس کے

بعد چھلکا اتار کر ہاتھ سے مل کر بھرتا بنالیں۔ اس میں مکھن اور پسی سیاہ مرچ ملادیں۔ نوڈلز کو ٹکڑے کر کے دس منٹ تک ابالیں پھر چھلنی میں چھان لیں۔ جب سارا پانی نکل جائے تو یہ نوڈلز قیمے والے پیالے میں بچھادیں اور اس پر کیچپ ڈال دیں اور کدوکش کیا ہوا آدھا پنیر بھی نوڈلز پر ڈال دیں۔ آلو کا بھرتا نوڈلز پر بچھادیں۔ اس کے اوپر شملہ مرچ کاٹ کر رکھیں اور آخر میں جو باقی پنیر بچے اس کو کدوکش کر کے آلو کے بھرتے پر چھڑک دیں۔ گرم اوون میں اتنی دیر پکائیں کہ پنیر ہلکا سنہری ہونے لگے اور گرم ہوکر تمام طرف پھیل جائے۔

قبض سے نجات دلانے والے 5 گھریلو نسخے

قبض کی بیماری کا سامنا اکثر افراد کو ہوتا ہے اور انہیں اپنی زندگی اس کی وجہ سے بہت مشکل محسوس ہونے لگتی ہے۔ قبض ذیابیطس جیسے مرض کی ہی ایک بڑی علامت ہوسکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق ذیابیطس سے ہٹ کر کچھ اقسام کے کینسر لاحق ہونے کی صورت میں بھی قبض کی شکایت اکثر رہنے لگتی ہے۔ تاہم قبض کا علاج تو آپ کے کچن میں بھی موجود ہے اس بیماری سے ریلیف کے لئے ان قدرتی طریقہ ہائے علاج کو آزما کر دیکھیں۔

ا۔ شیرہ: سونے سے قبل ایک چائے کا چمچ شیرے کا استعمال صبح کے وقت قبض سے ریلیف میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ اس شیرے میں کافی مقدار میں وٹامنز اور منرلز خاص طور پر میگنیشم شامل ہوتے ہیں جو اس بیماری میں کمی لانے میں مدد دیتے ہیں۔

۲۔ فائبر: فائبر کسی پائپ کلینز کی طرح کام کرتے ہوئے آپ کی غذائی نالی میں موجود غذا اور فضلے کے اجزاء کی صفائی کرتا ہے۔ بیج، دالوں، دلیہ، باداموں، متعدد سبزیوں اور خشک میوہ جات میں فائبر کی مقدار کافی ہوتی ہے اور روزانہ 20 سے 35 گرام فائبر کا استعمال قبض کی شکایت میں کمی لانے کے لئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ تاہم بہت زیادہ فائبر جسم کا حصہ بنانے پر پانی کا استعمال بھی زیادہ کرنا چاہئے۔

۳۔ پودینے یا ادرک کی چائے: پودینہ اور ادرک دونوں معدے سے متعلق متعدد شکایت کے لئے آزمائے ہوئے گھریلو نسخے ہیں۔ پودینے میں موجود مینیتھول غذائی نالی کے پٹھوں کو ریلیکس کرنے میں مدد دیتی ہے جبکہ ادرک ایک گرم جڑی بوٹی ہے جو جسم کے اندر حرارت بڑھاتی ہے اور کھانا جلد ہضم ہوجاتا ہے۔

۴۔ صحت بخش چربی: زیتون، نٹس وغیرہ صحت بخش چربی یا فیٹس سے بھرپور ہوتے ہیں جو انتڑیوں کے نظام میں بہتری لاکر قبض کی شکایت کم کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

﴿ وظیفہ استعاذہ ﴾

جادو، ٹونہ، شرِ جنات، شیطانی عملیات، نظرِ بد اور دیگر ہر قسم کے برے اثرات سے نجات، حفاظت اور شفایابی کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ کرنا نہایت مفید اور مؤثر ہے:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱۔ قَالَ اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ (البقرۃ،۲: ۶۷)

۲۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَ اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○﴾ (ال عمران،۳: ۳۶)

۳۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○﴾ (مریم، ۱۹: ۱۸)

۴۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○﴾ (المؤمنون،۲۳: ۹۷۔۹۸)

۵۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَقَالَ مُوْسٰى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○﴾ (المؤمن، ۴۰: ۲۷)

۶۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ ط﴾ (حم السجدۃ، ۴۱: ۳۶)

۷۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○﴾ (الدخان، ۴۴: ۲۰)

۸۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○﴾ (الفلق، ۱۱۳: ۱۔۵)

۹۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○﴾ (الناس، ۱۱۴: ۱۔۶)

- ان آیات کو ترتیب سے اکٹھا پڑھیں یہ ایک بار تصور ہوگا۔
- ان آیات کی
  - روزانہ نمازِ فجر کے بعد کم از کم تین بار تلاوت کریں۔ اگر فرصت ہو تو نمازِ مغرب یا عشاء کے بعد جس وقت زیادہ یکسوئی اور تنہائی مل سکے، اس وظیفہ کو اپنا معمول بنا لیں۔
  - ۷ بار یا ۱۱ بار پڑھنے میں بہت برکات ہیں۔
  - ہاتھ پر پھونک کر سینے پر مل لیں اور پانی دم کر کے پئیں۔
- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن یا ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔ ☆☆☆

تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

ویمن لیگ کے زیراہتمام 3 روزہ تربیتی کیمپ، چاروں صوبوں سے خواتین کی شرکت

منہاج القرآن ویمن لیگ نے 11 سے 13 نومبر تک تربیتی تنظیمی کیمپ کا انعقاد کیا جس میں ملک بھر سے ضلعی اور تحصیلی تنظیمات نے شرکت کی۔ پہلے دن کے سیشن کا آغاز تلاوت کلامِ پاک سے حافظہ ایمن یوسف ناظمہ نظامتِ اطفال نے کیا۔ پشاور سے سیدہ زرتاج بخاری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ سیشن کی ابتدا مرکزی ناظمہ تربیت عائشہ مبشر نے ملک بھر سے آئی تنظیمات کو استقبالیہ پیش کر کے کی اور کیمپ کے شیڈیول پر بریفنگ دی۔ مرکزی ناظمہ ویمن لیگ محترمہ افنان بابر نے عہدیداران سے گزشتہ سال کی کارکردگی رپورٹ لی اور ہر تحصیلی عہدیدار سے اس کے علاقے کی سیاسی، سماجی اور مذہبی صورتحال اور رجحانات پر تبادلہ خیال کیا۔ تمام ضلعی عہدیداران نے معاشرے میں پھیلتی کرپشن اور بے راہ روی، وسائل کی عدم دستیابی پر اپنے تفکر اور خدشات کا اظہار کیا۔

کیمپ کے دوسرے دن تلاوت کلام پاک اور ہدیہ نعت سے آغاز کیا گیا۔ محترمہ افنان بابر نے فیلڈ کی صورتحال کی مناسبت سے تیار کردہ مفصل ورکنگ پلان پیش کیا جس میں منہاج القرآن کی تینوں مذہبی معاشرتی، جہتوں کو کور کیا گیا اور مختلف پروجیکٹس بمع سلیبس متعارف کروائے جن میں میلاد مہم پلان، اربعینات، حیّ علی الفلاح، الہدایہ اور داعی کا نصاب شامل ہیں بعد ازاں ان تمام پروجیکٹس کی مکمل بریفنگ دی گئی۔ مرکزی نائب ناظمِ اعلیٰ محترم تنویر احمد خان صاحب نے تحریک کے مراحل خمسہ پر خصوصی گفتگو کی۔

تیسرے روز منہاج القرآن ویمن لیگ کی نظامتِ اطفال نے اپنا ورکنگ پلان پیش کیا اور فیلڈ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے سلیبس اور ایکٹویٹیز کی تفصیل بیان کی۔ آخر میں تنظیمی عہدیداران نے اپنا فیڈ بیک کیمپ کے حوالے سے دیا۔ اور اختتام پر دعا کی گئی اور ظہرانے کے بعد تنظیمات کو رخصت کیا گیا۔

تربیتی کیمپ کا اہتمام محترمہ شاہدہ مغل، محترمہ فرح ناز، محترمہ افنان بابر، محترمہ عائشہ شبیر، محترمہ اقرا یوسف جامی، محترمہ سنبل اعوان، محترمہ ام کلثوم قمر، محترمہ زینب ارشد، محترم ام حبیبہ، محترمہ شائلہ وسیم نے کیا۔ کامیاب تربیتی کیمپ کے اہتمام پر ڈاکٹر طاہرالقادری نے ویمن لیگ کی جملہ عہدیداران اور نائب ناظم اعلیٰ کوآرڈینیشن محترم تنویر خان کو مبارکباد دی۔ تربیتی ورکشاپ میں جن پانچ پروگرامز کی منظوری دی گئی ان میں اربعینات، حی علی الفلاح، الہدایہ وائس، ایگرز و داعی نصاب شامل ہیں۔

لاہور: منہاج کالج برائے خواتین میں سہ روزہ تربیتی اعتکاف

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام منہاج کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ، لاہور میں سہ روزہ نفلی و تربیتی اعتکاف ہوا۔ 31 اکتوبر 2016ء کو اعتکاف کے دوسرے روز منہاج القرآن ویمن لیگ کی طرف

سے منعقدہ سیشن میں ''النصیحہ'' کے موضوع پر تربیتی لیکچر دیتے ہوئے مرکزی ناظمہ ویمن لیگ افنان بابر نے خواتین کی اخلاقی معاشرتی اور روحانی کردار کی تشکیل پر روشنی ڈالی۔

انہوں نے کہا کہ خواتین اخلاقی پختگی اور اخلاقی اقدار کے احیاء کے بغیر بہتر معاشرہ تشکیل نہیں دے سکتیں، بالخصوص بچوں کی شخصیت اور تربیت میں اخلاق کا مرکزی کردار ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اخلاقی اقدار کی بحالی پر ہمیشہ زور دیا ہے۔ انہوں نے اجتماعی اعتکاف میں ''خلق عظیم'' کے موضوع پر لیکچرز دیئے، کیونکہ آج معاشرے میں اعلیٰ اخلاق کے فروغ کی بہت کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

سیدہ زینبؓ کانفرنس۔ ٹیکسلا

منہاج القرآن ویمن لیگ ٹیکسلا نے مورخہ 16 اکتوبر کو سیدہ زینبؓ کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں کثیر تعداد میں رفقاء اور ویمن لیگ کی کارکنان نے شرکت کی۔ کانفرنس میں ناظمہ راولپنڈی ناہید مظہر نے اپنی ایگزیکٹو کے ہمراہ شرکت کی اور واہ کینٹ کی نائب صدر مسز فرحت اظہر بھی شریک ہوئیں۔ مرکزی ویمن لیگ کی نمائندگی مرکزی ناظمہ محترمہ افنان بابر اور زونل ناظمہ شمالی پنجاب عائشہ مبشر نے کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک اور ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ سے کیا گیا۔ محترمہ ناہید مظہر نے حیات سیدہ بتولؓ پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر فضل جان نے اسلام اور کربلا کے تعلق پر روشنی ڈالی۔ محترمہ عائشہ مبشر نے اپنے خطاب میں سیدہ زینبؓ کے انقلابی کردار اور دربار یزید میں انکی دلیری اور جرات کو آج کے دور کی خواتین کے لیے مشعلِ راہ قرار دیا۔ مرکزی ناظمہ محترمہ افنان بابر نے منہاج القران ویمن لیگ کی ورکنگ کو سیدہ زینبؓ کے انقلاب آفریں کردار سے منسوب کیا آخر میں صدر ویمن لیگ ٹیکسلا نے تمام مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کا اختتام دعائیہ کلمات سے ہوا اور تمام ورکرز اور رفقاء نے سیدہؓ کے کردار کو اپنا شعار بنانے کا عہد کیا۔

سیدہ زینبؓ کانفرنس۔ میر پور آزاد کشمیر

منہاج القرآن ویمن لیگ میر پور آزاد کشمیر نے مورخہ 30 اکتوبر کو سیدہ زینب کانفرنس منعقد کی جس میں مرکزی ناظمہ افنان بابر نے خصوصی خطاب کیا اور سیدہ زینب کی ذات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ کانفرس میں خصوصی شرکت میر پور یونیورسٹی کی پروفیسر اور اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ نے کی انہوں نے بھی خصوصی گفتگو کرتے ہوئے منہاج القرآن کی خدمات کو سراہا۔ زونل ناظمہ کشمیر محترمہ ام کلثوم نے میر پور تنظیم کو کامیاب پروگرام کرنے پر مبارک باد پیش کی اور خصوصی دعا کے بعد میر پور کی کارکنان کے ساتھ ایک میٹنگ میں انکے اہداف کی بریفنگ دی گئی اور آئندہ کی حکمت عملی بتائی گئی۔

ماہانہ مجلس ختم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نومبر 2016ء)

تحریک منہاج القرآن کے گوشہ درود کی مجلس ختم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماہانہ پروگرام 5 نومبر کو مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ گوشہ درود کی روحانی محفل کی صدارت تحریک منہاج القرآن کے مرکزی

صدر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی۔ مرکزی قائدین اور علماء و مشائخ کے علاوہ خواتین وحضرات کی بڑی تعداد نے اجتماع میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز شب 9 بجے تلاوت ونعت سے ہوا۔ اس موقع پر محترم قاری نور محمد چشتی نے اپنی مسحور کن آواز میں صحیفۂ انقلاب کی تلاوت کر کے شرکاء کے قلوب و اذہان کو روحانی جلا بخشی۔ محفل نعت میں ثناء خوانوں نے اپنے خوبصورت انداز میں نعتیہ کلام پیش کیے۔

ماہانہ مجلس ختم الصلوۃ علی النبی ﷺ میں محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ خدمت دین اور حضور ﷺ کی محبت دو لازم وملزوم پہلو ہیں۔ ہم میں سے جو لوگ خدمت دین کے لیے وقف ہیں لیکن ان کے قلب و جاں سرکار دوعالم ﷺ کی محبت سے خالی ہیں تو وہ اپنا محاسبہ کریں۔

انہوں نے کہا کہ آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے کائنات ہست و بود قائم ہے۔ اس لیے کائنات انسانی و کائنات دو عالم میں کوئی بھی شے آقا علیہ السلام کی محبت سے خالی پیدا نہیں کی گئی۔ آج ہم خود کو نبی کا امتی کہلواتے ہیں تو ہمیں اپنے سینوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق کا چراغ جلانا ہوگا۔

محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ تحریک منہاج القرآن کے کارکنان خوش قسمت ہیں جنہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ہر لحہ آقا علیہ السلام کی محبت کا درس دیا۔ آج دنیا کے کونہ کونہ میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریک منہاج القرآن کی پہچان بن چکی ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی دنیا و آخرت میں ہماری کامیابی اور نجات کا ذریعہ بنے گی۔ پروگرام کا باقاعدہ اختتام مرکزی امیر تحریک حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی صاحب کی رقت آمیز خصوصی دعا سے ہوا۔

شب بیداری۔ تحصیل گوجرہ

مورخہ 16-10-11 بروز منگل کو تحصیل گوجرہ میں شب بیداری کا انعقاد ہوا جس میں تمام عہدیداران اور کارکنان نے شرکت کی۔ جس میں باقاعدہ محفل ہوئی۔ صلوٰۃ التسبیح پڑھی گئی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خطاب سنایا گیا۔ جس کا عنوان ذکر شہادت امام حسینؓ تھا۔

سیدہ زینبؓ کانفرنس۔ سوڈی

مورخہ 16-10-16 کو سیدہ زینبؓ کانفرنس منعقد کی گئی جس میں صدر اور ناظمہ نے شرکت کی۔ جس میں خصوصی خطاب محترمہ عائشہ انقلابی کا تھا جس کا عنوان محبت اہل بیت تھا۔

سیدہ زینبؓ کانفرنس

مورخہ 16-10-27 بروز جمعرات کو الفلاح پبلک سکول مدینہ ٹاؤن میں سیدہ زینبؓ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ خصوصی نعت منہاج نعت کونسل سے پیش کی۔ خصوصی خطاب محترمہ عائشہ انقلابی نے کیا۔ جس کا عنوان ذکر امام حسینؓ اور پیغام سیدہ زینبؓ تھا۔ جس میں خواتین کی تعداد 300 سے 400 تک تھی۔☆☆☆☆☆

استقبال ربیع الاول ۔معمولاتِ ماہ میلاد مصطفیٰ ﷺ

جتنا عظیم مہمان ہو اس کا استقبال بھی اسی عظمت اور شان سے ہونا چاہیے۔اس ماہِ مسرت کے وسیلے سے دنیا میں مسرتیں آئیں،غموں کی کالی گھٹا چھٹ گئی،دکھوں نے اپنے ڈیرے اٹھا لیے،رب کی رحمت بارش کی طرح برسنے لگیں۔پرندوں نے مسرتوں کے نغمے الاپے،پھولوں اور کلیوں نے خوشبوؤں کو بکھیرا،سورج نے اپنی کرنیں اور چاند نے اپنی چاندنی لوٹادی،قمریوں نے مرحبا کے ترانے گائے غرض یہ کہ آمدِ مصطفیٰ ﷺ پر کائنات کا ذرہ ذرہ محوِ رقص ہوتا ہے اور ہوائیں وجد میں ہوتی ہیں تو پھر امتی اپنے آقا و مولا تاجدارِ کائنات ﷺ کی آمد پر کیوں نہ خوشیاں منائے بہاروں کے شہنشاہ ماہ کا پر مسرت استقبال کیوں نہ کریں۔اس حکمِ خداوندی کی بجا آوری کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ نے اس ماہِ ذیشان کا استقبال اسی شان وشوقت سے منانے کا ہر سال کی طرح اس سال بھی اعادہ کیا ہے۔

۱۔ ربیع الاول کا چاند اہتمام سے دیکھا جائے اور اسکی مبارک باد دی جائے اپنے تمام احباب کو۔

۲۔ اپنے گھروں کی چھتوں پر چراغاں کا اہتمام ہر صورت کیا جائے اگر برقی لائٹس کا نظام نہ ہو سکے تو مٹی کے دیے جلا کر گھروں کو روشن کریں اور اپنے احباب کو ترغیب دیں۔

۳۔ اپنی آنے والی نسلوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی محبت سے آشنا کرنے کے لیے انکو ہر ایکٹیوٹی میں ساتھ رکھیں اور چراغاں وغیرہ ان کے ہاتھوں سے کروائیں۔

۴۔ محلے،گلی کے بچوں میں بارہ ربیع الاول تک کچھ نہ کچھ تقسیم کریں (حسبِ توفیق)۔چاہے بچوں کی کینڈیز ہی کیوں نہ ہوں۔میٹھے میں جو بھی تقسیم کریں وہ گھر کے بچوں سے کروائیں تا کہ ان میں شوق پیدا ہو۔

۵۔ اس ماہِ مسرت کی آمد آتے ہی نئے ملبوسات کی تیاری شروع کریں

۶۔ صاحبِ ثروت افراد کو کوشش کریں محلے میں ضرورت مند اور نادار لوگوں کو نئے کپڑے لے کے دیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں۔

۷۔ میلاد کی خوشی میں کھانے کا اہتمام کریں اور لوگوں کو حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائیں۔نوٹ۔(لاہور کے مقامی لوگ مرکز میں ہونے والی گیارہ روزہ پروقار ضیافتِ میلاد میں بھر پور شرکت کریں۔

۸۔ میلاد میں خصوصی طور پر درود وسلام کثرت سے پڑھا جائے بچوں کو ترغیب دلانے کے لیے دیدہ زیب تسبیحات تحائف کے طور پر دیں۔

۹۔ عید میلاد النبی ﷺ کو عید کے طور پر منایا جائے۔عید کارڈز دیں،دعوت کریں اچھے،اچھے ملبوسات پہنیں۔

☆☆☆☆☆

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام ماہانہ مجلس ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کا روح پرور منظر

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
DEC-2016
LAHORE
Regd CPL No.45